سوال

(442) بلاعذر اکیلے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص بلاعذر کے اپنے گھر میں یا اپنے کھیت میں اذان سن کر اکیلا نماز پڑھے لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟ بعض مولوی کہتے ہیں کہ بلاعذر اذان سن کر اگر کوئی اکیلا نماز پڑھے تو اس کی نماز قطعاً بالکل ہر گز نہ ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولوی صاحب مذکور کا فرمان بالکل درست ہے ۔ واقعی بلاعذر شرعی مکان میں، دکان میں، کھیت وغیرہ میں ہر گز نماز نہیں ہوتی، سنن دار قطنی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ مرفوعاً موجود ہے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ عَنِ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ سَمِعَ النِدَائَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَلَا صَلٰوۃ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃ

''یعنی جو غیر معذور شخص اذان سن کر مسجد میں نہیں آیا (اور اپنے گھر وغیرہ میں نماز پڑھ لی) تو اس کی نماز نہیں ہوئی ۔ ''

سنن نسائی وابو داؤد میں عبد اللہ بن ام مکتوم سے مروی ہے ۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے ضریر البصر (نابینا) ہونے اور راستہ کی دہشت و وحشت کا عذر پیش کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترک جماعت کی رخصت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

هَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ هَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ

''کیا تو حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کی آواز سنتا ہے ؟ کہا جی میں سنتا ہوں، فرمایا اور آپ نے ترک جماعت کی رخصت نہیں دی ۔ ''

ابو داؤد کی ایک اور روایت میں یوں الفاظ مروی ہیں کہ

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِی فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃ الَّتِیْ صَلّٰی

''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے ۔ کہ جو شخص بغیر عذر شرعی کے اذان سن کر بھی مسجد میں بغرض ادائیگی نماز داخل نہیں ہوا اس کی نماز عند اللہ مقبول نہیں، صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کیا ہے ؟ فرمایا خوف اور مطر ۔ ''

عن المعبود جلد اول ص ۲۱۶ میں تحت حدیث ہذا مرقوم ہے :

وفی ھذا دلیل علی ان حضور الجماعۃ واجب ولو کان ذلک قد بالکان اولی من یسعہ التخلف عنھا اھل الضرور الضعف ومن کان فی مثل حال ابن ام مکتوم وکان عطاء ابن ابی رباح یقول لیس

لاحد من خلق اللہ فی الحضر والقریۃ رخصۃ اذا سمع النداء فی ان یدع الصلوٰۃ جماعۃ وقال الاوزاعی لا طاعۃ للوالد فی ترک الجماعۃ الجماعات یسمع اولم یسمع وکان ابو ثور یوجب حضور الجماعۃ واحتج بہ ھو وغیرہ بان اللہ عزوجل امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی جماعۃ فی صلوٰۃ الخوف ولم یعذر فی ترکھا نعقل انھا فی حال الامن اوجب

''یعنی حدیث ہذا دلیل ہے اس امر پر کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اگر یہ مندوب و مستحب ہوتا تو عبد اللہ بن ام مکتوم جیسوں معذور و مجبور اشخاص کے لیے جماعت سے پیچھے رہنے کی شرعاً گنجائش ہوتی۔ حضرت عطاء بن ابو رباح (جو بڑے جلیل القدر تابوی و فقیہ ہیں) فرمایا کرتے تھے، کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے اذان سن کر نماز باجماعت کے ترک کی رخصت نہیں۔ امام اوزاعی تو یہاں تک فرماتے تھے کہ انسان کو چاہیے جمعہ جماعت کے ترک کرنے میں اپنے سگ باپ کی بھی نہ مانے اس واسطے حضرت ابو ثور جماعت میں حاضر ہونے کو واجب کہتے تھے۔ اور دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے اس بات سے کہ عزوجل نے جب اپنے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان جنگ میں صلوٰۃ خوف کے باجماعت ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ تو حالت امن میں بدرجۂ اولیٰ نماز باجماعت واجب ہوئی۔''

الغرض احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم واقوال سلف سے نماز باجماعت کی تاکید اکید اور تخلف عن الجماعت کی وعید شدید بالتصریح ثابت ہے۔ مسلمانوں کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔
بعض روایات میں ترک جماعت پر لَضَلَلْتُمْ اور لَکَفَرْتُمْ کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ اَلْحَدِیْث بِطُوْلِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

''یعنی بغیر عذر شرعی کے ہم متخلف عن الجماعت کو کھلم کھلا منافق سمجھتے تھے۔''

اعاذنا اللہ واخلاقنا من النفاق امین۔ (فتاویٰ ستاریہ جلد دوم ص ۱۶،۱۷)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1

محدث فتویٰ